



سوال

(133) منذور لغیر اللہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مشائخ اسلام اس مسئلہ کے متعلق کہ ایک شخص مشرک اور پوجا گروا نے والا ہے جس کے پاس نذر (لغیر اللہ) کا مال موبیشی یعنی جس طرح حنبی، بخریاں، گائیں وغیرہ وغیرہ ہیں اور یہ مذکور شخص اس مال سے گزر سفر کرتا ہے اور وقتاً فوقتاً فروخت کر کے حوائج دنیوی پوری کرتا رہتا ہے اب یہی شخص بائع ہو کر وہ مال فروخت کرتا ہے اور دوسرا شخص ہمیشہ اس کے مال کا گاہک ہے اب وہ مشرک مذکورہ شخص سے مال منذور لغیر اللہ اپنی رقم سے خرید کر کے بازار میں بیچتا ہے اس طریقہ سے ہمیشہ تجارت کرتا رہتا ہے۔ اب بتایا جائے کہ وہ منذور لغیر اللہ مال حنبی، بخریاں وغیرہ میں مشتری کے لیے کیا حکم ہے؟ ایک مقامی عالم سے پوچھا گیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ وہ مال مشرک نے خرید کیا ہے اور اس کے عوض رقم دی ہے اس لیے وہ اس کے لیے جائز ہے کیونکہ شریعت میں اصل بات اباحت ہے جب اس اباحت کے لیے کوئی مانع و حائل واقع نہیں ہو جاتا مذکورہ بالا صورت میں مشرک نے اپنی رقم دے کر مال خریدتا ہے جس کا ناجائز منافع منتقل ہو کر بائع کو پہنچے اس لیے اس مال میں شرعی طور پر کوئی بھی قباحت نہیں اگر مجرم ہے تو وہ ہی مشرک ہے ناجائز مال لیتا رہتا ہے۔

اس کے علاوہ شریعت میں جو چیزیں حرام ہیں ان میں سے کچھ ذاتی طور پر حرام ہیں جس طرح خنزیر اور میوہ وغیرہما اور کچھ اشیاء ایسی ہیں جن میں حرمت اعتباری ہے اس لیے حرمت ذاتی اور حرمت اعتباری کے فرق کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔ منذور لغیر اللہ مال حرمت اعتباری سے حرام کیا گیا ہے جس طرح چوری کیا ہوا مال بھی حرمت اعتباری رکھتا ہے مگر جب وہ مال عیوض دے کر حاصل کیا جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں اس طرح اس صورت میں بھی مشتری نے عیوض دے کر مال خریدتا ہے لہذا اس پر کچھ ملامت نہیں اب آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس کی وضاحت کریں کہ مولوی مذکورہ کی مذکورہ بالا فتویٰ درست ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

منذور لغیر اللہ مال کی خرید و فروخت اور اکل و شرب سب حرام اور ناجائز ہے کیونکہ اصل بہ لغیر اللہ کی حرمت تمام صورتوں کو شامل ہے۔ کیونکہ زمانہ جاہلیت میں بعض صورتوں میں جانوروں کو ذبح کیا جاتا تھا اور بعض صورتوں میں جانوروں کو بغیر ذبح کیے بغیر اللہ کے نام پر نذر کر کے مجاوروں کے حوالہ کر دیا جاتا تھا۔

قرآن کریم نے ان تمام رسومات کو غیر شرعی قرار دیا ہے اسی طرح منذور لغیر اللہ مال کا منافع لینا بھی ناجائز ٹھہرے گا جس طرح سورۃ المائدہ میں ایسے جانوروں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ منذور لغیر اللہ مال کا مالک جو بائع ہے اس کے اس مال کو فروخت کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نذر لغیر اللہ سے باز آ گیا ہے تبھی تو وہ اپنی ملکیت سمجھ کر وہ مال فروخت کر رہا ہے وگرنہ جس مال کو غیر اللہ کے نام پر کیا جاتا ہے وہ اس کے پاس رہتا ہے مثلثت یا قبر عقبہ وغیرہ کے گرد وہ مال گھومتا رہتا ہے اس کے مال کی خرید و فروخت نہیں ہو سکتی۔

